اسلام کیا ہے؟ اور اسکی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

اسلام کے لغوی معنی اطاعت، جھکنے، سر تسلیم خم کرنے اور مکمل بندگی کے ہیں۔ اصطلاح میں اس سے مراد اپنی خواہشات اور مرضی کو اللہ کی مرضی کے تابع کرنا ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور انسان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسے قبول کرے اور اسکی پیروی کرے کیونکہ خدا کے آگے جھکنے اور اسکی اطاعت کرنے کا نام ہی اسلام ہے۔

سورۃ لقمان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"اور جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو بھی وہ نیکوکار یقیناً اس نے مضبوط کڑا تھام لیا اس کے تمام کاموں کا انجام اللہ کی طرف ہے۔" (لقمان - ۲۲)

اس آیت میں نیکوکاروں کے اوصاف بیان ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی ان کو اس عمل کی جزا بھی دے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک اسلام ہی واحد دین رہا ہے۔ حضرت آدم سے حضرت محمد ﷺ تک اللہ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے اور تمام پیغمبر ایک ہی پیغام دے کر آئے۔ حضرت محمد ﷺ سے پہلے جو دین تھا وہ دینِ حنیف تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اسی دین کے پیروکار تھے۔ اللہ کی طرف سے شروع سے ایک ہی دین ہے اور وہ ہے دین اسلام جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران میں یوں کیا ہے۔

"بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے" (آل عمران - ۱۹)

اسلام کے علاوہ ہر دین کی مخالفت ہے۔ اسلام انسان کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتا ہے اور دلوں کے سکون کا راز بھی قرآن میں پوشیدہ ہے۔ اور کامیابی کا ذریعہ صرف قرآن ہے۔

ارشاد ربانی ہے

اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا (آل عمران ۸۵)

لہذا اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی کوئی گنجائش نہیں اور جو کوئی اس پر عمل پیرا نہیں ہوگا یقیناً ایسے لوگ نقصان اٹھائے گے۔ اسلام کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ نے اس دین کو مکمل کر دیا ہے۔

سورۃ المائدہ میں ارشاد ہے

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلم دینا (المائدہ: 3)

ترجمہ "آج میں نے تمہارے لئے دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔"

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

"اسلام ~~پانچ~~ کی بنیاد ان پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز، زکوۃ اللہ کے گھر کی زیارت اور رمضان کے روزہ رکھنا ہے۔"

اسلام کی بنیاد ان پانچ چیزوں پہ رکھی گئی اور حدیث سے اس کی اہمیت واضح ہے۔

حدیث جبرائیل کی رُو سے اسلام کی تعریف کچھ یوں ہیں۔

(i) سب سے پہلے انسان اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی گواہی دے
(ii) نماز قائم کرے
(iii) زکوۃ ادا کرے
(iv) رمضان کے مہینے میں روزہ رکھے
(v) اگر استطاعت رکھتا ہو تو اللہ اور اسکے رسول کے گھر کی زیارت یعنی حج کرے۔

امام غزالی کے بقول

"اسلام حقوق اللہ اور حقوق العباد کے مجموعے کا نام ہے"

اسلام کی نمایاں خصوصیات

(۱) عالمگیر دین:-

اسلام کسی ایسے مذہب کا نام نہیں جو صرف چند عبادات اور اذکار پر مشتمل ہو بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر پہلو کی طرف روشنی ڈالتا ہے۔ خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، معاشرتی ہو یا تمدنی، مادی ہو یا روحانی معاشی ہو یا سیاسی، ملکی ہو یا بین الاقوامی یہ ہر دور کے لوگوں کے لئے مکمل رہنمائی کرتا ہے۔ یہ کسی مخصوص جغرافیائی حدود کے لئے نہیں آیا اور نہ ہی یہ کسی مخصوص گروہ کے لئے آیا۔ بلکہ یہ پوری عالم اسلامی کے لئے آیا۔

قرآن کا موضوع انسان ہے۔ یہ انسانی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتا ہے

ارشاد ربانی ہے

"جس نے ایک انسان کی جان بچائی گویا اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی" (المائدہ-32)

اسلام تمام انسانوں کو مل جل کر رہنے کی تاکید کرتا ہے اور ناحق قتل کی سرزنش کرتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے

"ایک انسان کا قتل ناحق پوری انسانیت کا قتل ناحق ہے" (المائدہ-32)

Scanned with CamScanner

(ii) توحید کا منفرد تصور:-

توحید کے لغوی معنی ہے کسی غیر کی شراکت کا انکار کرتے ہوئے ایک اور یکتا قرار دینا۔ لہٰذا توحید الٰہی کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو ہر قسم کے شرک سے پاک قرار دیتے ہوئے ایک قرار دینا۔

کلمہ طیبہ بھی توحید کی گواہی دیتا ہے۔

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں"

سورۃ الاخلاص میں توحید کا ذکر ہے ارشادِ ربانی ہے۔

قل ھو اللہ احد ۞ اللہ الصمد ۞ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد

ترجمہ: "آپ کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی اسکا ہمسر نہیں"

توحید کا یہ منفرد تصور ہمیں صرف اسلام سے ہی ملتا ہے اللہ تعالیٰ یکتا ہے اپنی صفات میں صفات کے تقاضوں میں یکتا ہے۔

عقیدہ رسالت

رسالت کے معنی ہے پیغام پہنچانا اصطلاح میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا پیغام احسن طریقے سے (خوبصورت انداز میں) لوگوں تک پہنچانے کا نام رسالت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے اور تین سو تیرہ رسول بھیجے۔ رسول وہ ہے جس پر کتاب نازل ہو اور وہ اپنی شریعت کا پابند ہو۔ جبکہ نبی پہ کتاب نازل نہیں ہوتی وہ اپنے سے پہلی شریعت کا پابند ہوتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ~~(الاحزاب 40)~~ (النحل 36)

ترجمہ "ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا"

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی اصلاح کیلئے ہر امت کی طرف رسول بھیجا جو ان کو اللہ کی تعلیمات سے روشناس کرواتا۔ نبی اور رسول دونوں ہی اللہ کا پیغام امت تک لاتے اور دونوں کا رتبہ اللہ کے ہاں منصب ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے مابین تفریق کی ممانعت فرمائی ہے

سورۃ البقرہ میں اللہ فرماتا ہے

لا نفرق بین احد من رسلہ (البقرہ 285)

ترجمہ "ہم اس کے رسولوں کے مابین (درمیان) کوئی فرق نہیں کرتے"

عقیدہ رسالت کلمہ کا دوسرا اہم جز ہے عقیدہ رسالت کے ساتھ ساتھ ختم نبوت کا اقرار کرنا بھی ضروری ہے۔ یعنی نبوت کا وہ سلسلہ جو حضرت آدمؑ سے شروع ہوا اور اسکا اختتام نبی اکرمؐ پر ہوا

ختم نبوت کا ذکر سورت الاحزاب میں بھی یوں ہے۔

"محمدؐ تم میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور ختم الانبیاء ہیں" الاحزاب - ۴۰

لہٰذا نبوت کا یہ سلسلہ حضرت محمدؐ پہ آ کر ختم ہوگیا اور آخری الہامی کتاب قرآن مجید نازل ہوئی جو تمام انسانوں کے لیے ذریعہ ہدایت ہے۔

رسالت کی ضرورت:

زندگی گزارنے اور روزمرہ کے معاملات کو حل کرنے کیلئے کسی نہ کسی عملی نمونہ کی ضرورت تھی تاکہ انسان ایک بہترین زندگی گزار سکے حضرت محمدؐ جو اللہ کے آخری رسول اور ختم انبیاء ہیں انہوں نے اپنی مثال سے انسانوں کو زندگی کے سنہری اصول بتائے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے۔

ارشادِ ربانی ہے

"نبی کبھی خود سے کوئی بات نہیں کرتا وہ وہی بات کرتا ہے جس کا اسے اللہ کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے" (53:3-4)

صراط مستقیم پہ چلنے کیلئے نبی اکرمؐ کی تعلیمات پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے آپ نے انسانیت کو وہ تعلیمات دی جو آنے والے ہر وقت کیلئے قابل عمل ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ نبیؐ فرماتے ہیں۔

"بے شک مجھے انسانیت کی جانب معلم بنا کر بھیجا گیا"

مکمل ضابطہ حیات :-

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر پہلو کی جانب روشنی ڈالتا ہے۔ پیدائش سے لے کر موت تک کے ہر معاملے میں رہنمائی کرتا ہے۔ جیسے کہ پیدائش کے وقت بچے کے کان میں اذان دینا، عقیقہ کرنا۔ عقیقہ کے مسائل کا ذکر نبی اکرم ؐ نے کچھ یوں کیا ہے۔

رسول اکرم ؐ نے فرمایا بچہ اپنے عقیقے کے ساتھ گروی ہے۔ ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کرو، اسکا نام رکھو اور سر منڈوا دو (ابوداؤد، نسائی)

بالوں کے ہم وزن چاندی خیرات کر دینا سنت ہے (ترمذی)

نام پہلے دن بھی رکھا جاسکتا ہے (بخاری)

نبی اکرم ؐ کے احکامات کی روشنی میں ہمیں ان تمام مسائل کا حل مل جاتا ہے

اسلام ہمیں حسد و تکبر سے منع رہنے کا حکم دیتا ہے۔ اس عمل کو سخت ناپسندیدہ فرمایا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے سورۃ لقمان میں فرمایا

ان اللہ لا یحب کل مختال فخور (31:18)

ترجمہ:- "خدا کسی اترانے والے خود پسند کو پسند نہیں کرتا"

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اولاد کی پرورش کا بھی حکم دیا ہے۔ اولاد کا حق ہے کہ انہیں اچھا نام دیا جائے۔ ان کی اچھی تربیت کی جائے اور ان کو اچھی تعلیم دلوائی جائے۔
احادیث میں آیا ہے کہ

"ماں کی گود اولاد کی پہلی درسگاہ ہے"

زمانہ جاہلیت میں لوگ اولاد کو رزق کی کمی کی وجہ سے قتل کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو سخت ناپسند فرمایا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے سورۃ اسراء میں اللہ فرماتے ہیں

ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق (17:31)

ترجمہ

"اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا"

پھر ارشاد ہوا

نحن نرزقھم وایاکم (17:31)

ترجمہ

"ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی"

اس طرح اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے رزق کا وعدہ کیا ہے۔ اور ہر مسلمان کو تعلیم حاصل کرنا کا حکم دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

حدیث میں ارشاد ہے

طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم

ترجمہ

"علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"

اسلام وہ واحد دین ہے جو انسان کی حیات کے تمام حصوں میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ انسان کو حلال رزق کمانے کی تاکید کرتا ہے۔ اور حرام سے منع کرنے کا حکم ہے۔ مومن وہ ہے جو اللہ کے ڈر سے ہر حرام کام سے دور رہے۔ کیونکہ رزق کا وعدہ اللہ نے کیا ہے۔ رزق کے لئے ہر ناجائز کام سے دور رہنے کا حکم دیا ہے کیونکہ ناجائز اور حرام کاموں سے انسان کے معاملات میں سے برکت دور ہو جاتی ہے انسان کا اللہ پر کامل اعتماد ہے کہ وہ اسکا رب ہے اور اس نے اسکا رزق متعین کر دیا ہے

سورۃ طلاق میں اللہ فرماتے ہیں۔

ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ (65:3)

ترجمہ "اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو۔ اور جو اللہ پر بھروسہ رکھے گا وہ اس کو کافی ہے"

اس طرح حدیث اور قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ نے نوع انسان کو حلال و حرام میں تمیز کرنا سکھائی اور بتایا کہ کن چیزوں کو کھانا حرام ہے اور کن چیزوں کا کھانا حلال۔ مردار کا گوشت اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور اسکے علاوہ چیزیں جو غیر اللہ کے نام سے منسوب ہوں

سورۃ البقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یا یھا الناس کلوا مما فی الارض حللا طیبا (2:168)

ترجمہ "لوگوں جو زمین میں ہے اس میں سے حلال طیب کھاؤ"

خاندانی نظام:

خاندانی نظام کے سلسلے میں جو اصول شریعت اسلامیہ نے متعارف کرائے ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر ایک کامیاب زندگی گزاری جاسکتی ہے کیونکہ ان کی اساس حقوق کی ادائیگی اور احساس ذمہ داری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

یا یھا الذین امنوا انفسکم واھلیکم نارا (66:6)

ترجمہ "اے ایمان والوں اپنی جانوں اور اپنے گھروالوں کو اس آگ سے بچاؤ" 66:6

اسلام نے خاندانی نظام کی اہمیت پر زور دیا ہے اور جو نکاح کرنے کی طاقت رکھتے ہیں ان کو نکاح کرنے کا حکم دیا ہے۔

نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے

"تم میں سے جو نکاح کرنے کی طاقت رکھے اسے نکاح کرنا چاہیے کیونکہ اس (نکاح) سے نظر نیچی رہتی ہے اور شرمگاہ (گناہ سے) محفوظ رہتی ہے"

نکاح طلاق سے متعلق ہر مسائل کا حل اسلام ہمیں بتاتا ہے۔ نیز معاشی اور معاشرتی زندگی کے متعلق تمام مسائل کا حل اسلام میں موجود ہے۔

نظامِ عدل:-

اسلام ہمیں عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے۔ نبی اکرمؐ نے عدل و انصاف کی وہ مثال پیش کی جو تمام انسانیت کیلئے ایک بہترین نمونہ ہے ایک دفعہ کا ذکر ہے نبی اکرمؐ کے پاس قریش کی ایک عورت لائی گئی جس نے چوری کی تھی قریش مکہ چاہتے تھے آپؐ اس عورت کو معاف کر دیں لیکن آپؐ نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا اور کہا

"خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا"

قرآن پاک میں عدل و انصاف کا حکم دیا گیا ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان (16:90)

بے شک اللہ عدل و احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

انسانیت کا فروغ:

اسلام انسانیت کو فروغ دیتا ہے۔ تمام لوگوں کیلئے اخوت ہمدردی، ایثار اور بھائی چارے سے پیش آنے کی تعلیمات دیتا ہے۔ اسلام وہ واحد مذہب ہے جو رنگ و نسل کے امتیاز کو ختم کرتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ تمام انسان برابر ہیں۔ جبکہ باقی مذاہب میں لوگوں کو ان کی رنگ و نسل کی بنیاد پر پرکھا جاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس فرق کو ختم کیا اور فرمایا۔

خطبہ حجۃ الوداع

"تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ پس کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے"

اسلام انسانیت کا درس دیتا ہے اور غیر مسلموں کے ساتھ بھی اچھے سلوک کا حکم دیتا ہے۔ بہت سے غیر مسلموں نے انسانیت کے فروغ کیلئے کام کیا جیسا کہ ڈاکٹر روتھ فاؤ انہوں نے کوڑھ کے مریضوں کے علاج کیلئے پاکستان میں کئی طبی مراکز قائم کیے۔ نیلسن منڈیلا جو کہ ایک پیام امن سیاہ فام افریقی لیڈر تھا اس نے امن و امان کیلئے فروغ کیلئے بہت کام کیا۔ مسلمانوں کیلئے کسی غیر مسلم سے بدگمانی رکھنا جائز نہیں۔

انسداد ربانی ہے۔

کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کیلئے بدگمانی کرے

انسانی فلاح و بہبود

اسلام انفرادی اور اجتماعی زندگی میں انسانوں کی فلاح و بہبود کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ انسان کی فلاح و بہبود کیلئے اسلام نے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکانوں میں سے ایک ارکان ہے اور اسکی ادائیگی کو اللہ تعالیٰ نے لازمی قرار دیا ہے۔ زکوٰۃ سب سے بڑی مالی عبادت ہے۔ اسلامی ریاست

کے حکمرانوں کو اس بات کی بھی اجازت ہے کہ اگر دولت مند زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے تو یہ رقم زبردستی بھی اکٹھی کی جاسکتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اُن لوگوں کے خلاف جہاد کیا جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا۔

ارشاد ربانی ہے

"مومن تو وہ ہے جو دولت کو خرچ کرتے ہیں بجائے اسکے وہ دولت سے محبت کرتے" (2:177)

زکوٰۃ کی رقم کو مسجد کے استعمال پر منع فرمایا ہے زکوٰۃ پر سب سے پہلا حق رشتہ داروں پھر ہمسایوں اور سب سے آخر میں ریاست ہے۔

صدقہ جاریہ

صدقہ جاریہ سے مراد کوئی بھی صدقہ ہے جو ایک بار کرنے کے بعد دینے والے کو دائمی برکت لاتا ہے۔

مصر کی جامعہ اظہر کے پروفیسر ومیع اللہ محمد عباس نے اپنی کتاب میں لکھتے ہیں

"اسلام کی اہم خصوصیت صدقہ جاریہ ہے"

حقوق العباد:

اسلام نے حقوق العباد کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے حقوق العباد سے مراد وہ حقوق اور ذمہ داریاں ہیں جو ایک انسان کے دوسرے انسان پر فرض ہیں۔ اسلام میں ان حقوق کی تکمیل کو زندگی گزارنے کا ایک لازمی جز سمجھا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں بے شمار مقامات پر حقوق العباد کی ادائیگی کا ذکر کیا گیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے

واذ اخذنا میثق بنی اسرءیل لا تعبدون الا اللہ وبالولدین احسانا وذی القربی والیتمی والمسکین (2:83)

ترجمہ

"اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھلائی کرتے رہنا"

اللہ تعالیٰ نے ماں باپ رشتہ داروں یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا ہے اور قیامت کے دن اللہ کے یہاں اسکی بھی پوچھ گچھ ہوگی۔ اسلام ہمیں برابری کا درس دیتا ہے قومیت اور نسل پرستی کا خاتمہ کرتا ہے۔

جانوروں کے حقوق:-

اللہ تعالیٰ نے جب انسان کو روئے زمین کی خلافت عطا فرمائی تو انسان کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے حیوانات کو بھی پیدا کیا تاکہ انسان ان سے نفع اٹھا سکے۔ اللہ تعالیٰ نے جانوروں سے نفع اٹھانے کے ساتھ ساتھ ان سے رحم کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔

حضرت معاویہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں بکری ذبح کرتا ہوں تو اسکے ساتھ رحم کرتا ہوں تو نبی ؐ نے فرمایا

والشاۃ ان رحمتھا رحمک اللہ

ترجمہ

"اگر تم بکری کے ساتھ رحم کا برتاؤ کرو گے تو اللہ پاک بھی تمہارے ساتھ رحم کا معاملہ فرمائیں گے۔"

اسطرح ایک حدیث میں آیا ہے کہ نبی اکرم ؐ نے ایک بدو کی سرزنش کی کیونکہ اسکا اونٹ پیاسا تھا۔

واقعہ معراج

ایک عورت کو محض اس لئے جہنم میں بھیج دیا گیا کیونکہ اس نے ایک بلی کو بھوکا پیاسا مارا تھا۔

لہٰذا جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید ہے تاکہ قیامت کے دن ہمیں اللہ کے یہاں رسوا نہ ہونا پڑے۔

Scanned with CamScanner

ماحولیاتی تحفظ:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا تو اسکے لیے طرح طرح کی نعمتیں جیسے پھول درخت، دریا اور پہاڑ پیدا فرمائے تاکہ وہ ان نعمتوں سے لطف اندوز ہو اور اپنے رب کا شکر ادا کرے۔ سورۃ الرحمن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ان نعمتوں کا ذکر کیا ہے۔ ساتھ ساتھ انسان کو اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی سونپی ہے کہ وہ ماحول کو آلودگی سے بچے۔

کلوا واشربوا من رزق اللہ ولا تعثوا
فی الارض مفسدین (2:60)

ترجمہ:
"(ہم نے حکم دیا) خدا کی (عطا فرمائی ہوئی) روزی کھاؤ اور پیو، مگر زمین میں فساد نہ کرتے پھرنا"

انسان پر فرض ہے کہ وہ اللہ کی نعمتوں کا ضائع نہ کرے نبی اکرم نے فرمایا

"سرسبز درخت لگانا صدقہ جاریہ ہے"

اسکے علاوہ ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ہے

"اگر تم حالت جنگ میں بھی ہو تو سرسبز درختوں کو کاٹنے کی ممانعت ہے"

اسطرح ایک اور حدیث میں ہے۔

"اگر تم بہتے دریا کے کنارے پر بھی بیٹھے ہو تب بھی پانی کا ایک قطرہ ضائع نہ کرو۔"

Scanned with CamScanner